2209 ـ تلاوت كے بعد صدق الله العظيم كہنا

سوال

كيا تلاوت كرنے كے بعد صدق الله العظيم كہنا بدعت ہے اور اگر واقعى بدعت ہے تو يہ اسلام ميں كيسے داخل ہوا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اكثر لوگوں كى عادت ہے كہ جب تلاوت سے فارغ ہوتے ہيں تو صدق الله العظيم كہتے ہيں يہ مشروع نہيں كيونكہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے ايسا نہيں كيا، اور نہ ہى صحابہ كرام كى عادت تھى، اور پھر تابعين كے دور ميں بھى ايسا نہيں ہوا، بلكہ يہ آخرى دور ميں كچھ قراء حضرات كى جانب سے جارى ہوا جنہوں نے الله تعالى كے فرمان (قل صدق الله) سے دليل ليتے ہوئے بطور استحسان كہنا شروع كيا، ليكن يہ استحسان مردود ہے كيونكہ اگر يہ اچھا اور بہتر ہوتا تو نبى كريم صلى الله عليہ وسلم اور صحابہ كرام اور تابعين عظام اس پر ضرور عمل كرتے، كيونكہ وہ اس امت كے سلف ہيں.

رہا فرمان بارى تعالى:

قل صدق الله .

اس سے يہ مراد نہيں كہ جب تلاوت ختم كى جائے تو صدق الله كہا جائے، اگر اس سے يہى مراد ہوتى تو الله تعالى يہ فرماتا: كہ جب تم قرآت سے فارغ ہو تو صدق الله كہا كرو، جس طرح يہ فرمايا كہ:

تو جب تم قرآن مجيد كى تلاوت كرو تو اعوذ بالله من الشيطان الرجيم كہو .

مذكوره آيت سے دليل لے كر صدق الله العظيم كہا بدعت ہے، بلكہ يہ فرمان تو الله تعالى نے بنى اسرائيل كے ليے سب كچھ كھانا حلال قرار ديا صرف وہى جو يعقوب عليہ السلام نے خود اپنے ليے حرام كيا تھا اس كى خبر ديتے ہوئے فرمايا ہے:

كہہ ديجئے تورات لا كر پڑھو اگر تم سچے ہو، جو كوئى بھى اس كے بعد الله تعالى پر افترا پردازى كرتا ہے تو يہى لوگ ظالم ہيں، كہہ ديجئے الله تعالى نے سچ فرمايا ہے، لہذا تم ملت ابراہيم كى يكسو ہو كر پيروى كرو، اور وہ مشركوں

میں سے نہ تھے .

اگر اس سے قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ کہنا مراد ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے علم کا زیادہ حق رکھتے تھے، اور وہ اس پر سب سے پہلے خود عمل کرتے، جب ایسا نہیں ہوا تو پھر اس سے یہ مراد نہیں ہے.

خلاصہ:

قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہو کر صدق اللہ العظیم بدعت ہے مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے.

اللہ تعالی نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی سچائی کا اعتقاد رکھنا مسلمان کے لیے فرض ہے، کیونکہ جس شخص نے بھی اللہ تعالی کے کسی فرمان یا اس میں سے کسی چیز کو جھٹلایا یا اس میں شك کیا تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

اور جو کسی مناسبت سے مثلا جن اشیاء کی اللہ تعالی نے خبر دی ہے وہ واقع ہو تو اس وقت کسی شخص کا بطور تاکید صدق اللہ یعنی اللہ نے سچ فرمایا کہنا جائز ہے، کیونکہ سنت سے یہ ثابت ہے.

ایك بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما آئے تو آپ نے منبر سے اتر کر انہیں اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا: اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے کہ:

یقینا تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں .

دیکھیں: ازالۃ الستار عن الجواب المختار ابن عثیمین (79 - 80).

واللہ اعلم .